نوحہ و غم سے گھٹاتے نہیں ہم شانِ حسین رض
اللہ اکبر
حق ہے شاہد کہ شہادت ہی تھی شایانِ حسین رض
(مولانا محمد علی جوہر)
بسلسلہ ردِّ ماتم
بجواب فلاح الکونین فی عزاء الحسین
بشارت الدارین
بالصبر علٰی
شہادتِ الحسین رضی اللہ عنہ
مصنف
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم امیر تحریک خدام اہل سنت صوبہ پنجاب پاکستان
ناشر
تحریک خدام اہل سنت چکوال ضلع جہلم

نوحہ وغم سے گھٹاتے نہیں ہم شانِ حسینؓ ۔۔۔ حق ہے شاہد کہ شہادت ہی تھی شایانِ حسینؓ

مولانا محمد علی جوہر

بجواب

فلاح الکونین فی عزاء الحسینؓ

بشارت الدارین بالصبر علی شہادتِ الحسینؓ

مصنف

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم
امیر تحریک خدام اہلسنت صوبہ پنجاب

ناشر
خدام اہلسنت چکوال (ضلع جہلم)

خدام اہلِ سنت کی دعا

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر تحریک خدام اہلسنت صوبہ پنجاب

خدایا اہلِ سنت کو جہاں میں کامرانی دے ۔۔۔ خلوص وصبر وہمت اور دیں کی حکمرانی دے
ترے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں ، ۔۔۔ رسول اللہ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں ،
وہ منوائیں نبیؐ کے چار یاروں کی صداقت کو ۔۔۔ ابوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو
صحابہؓ اور اہلِ بیت سب کی شان سمجھائیں ، ۔۔۔ وہ ازواجِ نبیِّ پاک کی ہر شان منوائیں ،
حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو ۔۔۔ تو اپنے اولیاء کی بھی محبت دے خدا ہم کو
صحابہؓ نے کیا تھا پرچمِ اسلام کو بالا ، ۔۔۔ انہوں نے کر دیا تھا رُوم و ایران کو تہ و بالا
تیری نصرت سے پھر ہم پرچمِ اسلام لہرائیں ۔۔۔ کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں
ترے کُن کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل ۔۔۔ عروج و فتح و شوکت اور دیں کا غلبہ کامل
ہو آئینی تحفظ ملک میں ختمِ نبوت کو ۔۔۔ مٹا دیں ہم تیری نصرت سے انگریزی نبوت کو
تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی ، ۔۔۔ رسولِ پاک کی عظمت ، محبت اور اطاعت کی
ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے ۔۔۔ تیری راہ میں ہر اک سُنی مسلماں وقف ہو جائے
تیری توفیق سے ہم اہلِ سنت کے رہیں خادم ۔۔۔ ہمیشہ دینِ حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمتوں سے مظہرِ ناداں
تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تیری رضواں

اشاعت: بار اول محرم الحرام ۱۳۹۵ھ
نام کتاب ——— بشارۃ الدارین بالصبر علی شہادۃ الحسین
مصنف ——— حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
طابع ———
کاتب ——— محمد فاضل مرغوب رقم
مطبع ——— علمی پرنٹنگ پریس پیسہ اخبار لاہور
ناشر ——— خدام اہلسنت چکوال (ضلع جہلم)
قیمت ——— ۲۵ روپے
تعداد ——— دو ہزار

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ رشیدیہ نیو جنرل مارکیٹ چکوال (ضلع جہلم)
۲۔ دفتر خدام اہل سنت والجماعت دواخانہ عثمانیہ ذیلدار روڈ اچھرہ (لاہور)
۳۔ مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام۔ مکی مسجد مدنی محلہ (جہلم)
۴۔ کالج بک ڈپو ہسپتال روڈ چکوال (ضلع جہلم)
۵۔ مکتبہ تنویر القرآن ۱۶۔ اردو بازار۔ لاہور۔

فہرست مضامین

کسے کہ دلش مریض و باطنش خبیث - اگر فرض کنم کہ بہ تعصّب و عناد ترک نہ کردہ باشد وعید :- "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" را چہ جواب خواہد گفت - این قسم گُلِ بدبُو از ابتدائے اسلام تا این وقت معلوم نیست کہ در ہندوستان شگفتہ باشد - نزدیک است کہ ازیں معاملہ تمام شہر متّہم گردد الخ :- خُلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر اگرچہ خطبہ کے شرائط میں سے نہیں ہے لیکن اہل سُنّت کے شِعار میں سے ہے۔ (اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کی قدر کرے) - کوئی اپنے ارادے اور سرکشی سے اس کو نہیں چھوڑتا مگر وہ شخص جس کا دل بیمار ہو اور اس کا باطن خبیث ہو - اور اگر فرض کریں کہ تعصّب اور عناد سے ترک نہ کیا تو وعید :- مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ - :- "جس نے کسی قوم کی شباہت اختیار کی وہ انھی میں سے ہے" کا کیا جواب کہا جائے گا ؛ اس قسم کا بدبودار پھول ابتدائے اسلام سے اس وقت تک ہندوستان میں کھلنا معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن نزدیک ہے کہ اس معاملہ سے تمام شہر متّہم ہو جائے الخ (مکتوبات شیخ الاسلام جلد سوم ص۱۷۲)

اِسلامی سِکّہ

اِن "چار یار" کی نہ صرف عوام اہل سُنّت بلکہ سُنّی سلاطین کے ہاں بھی اتنی اہمیّت اور عظمت تھی کہ بعض اسلامی حکومتوں کے مروّجہ سِکّہ پر درمیان میں کلمۂ طیّبہ :- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور چاروں گوشوں میں "چار یار" کے نام کندہ ہوتے تھے - چنانچہ ہم کو دو پُرانے سکّے دستیاب ہوئے ہیں جن پر درمیان میں کلمۂ اسلام اور اُس کے چاروں طرف حضرات چار یار کے نام لکھے ہیں - ان میں سے ایک سکّہ کی دوسری جانب "شاہجہان بادشاہ غازی" لکھا ہوا ہے مغلیہ دَور کے اس اسلامی سکّہ کا نقشہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے - تاکہ مسلمانانِ اہل سُنّت کو اپنے شاندار ماضی کا احساس ہو اور وہ سلاطینِ اسلام کے ملکی سکّوں سے ہی سرورِ کائنات کے ان چار یار کی عظمت کا تحفّظ کرنا سیکھ لیں - کلمۂ اسلام کے اردگرد خلفائے اربعہ کے نام کندہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ چار یار دراصل کلمۂ اسلام کے محافظ ہیں اور اسلامی کلمہ کا تحفّظ بھی ان حضرات کی عظمت و ناموس کے تحفّظ پر موقوف ہے - اللہ تعالیٰ ہم "خُدّام" کو اور ہر سُنّی مسلمان کو "حق چار یار" کا غلغلہ بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور پرچمِ خلافتِ راشدہ نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیائے اسلام میں بُلند سے بُلند تر ہوتا جائے - آمین ! بجاہ النّبی الکریم، خاتم النّبیّین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہ وبارک وسلّم -

پاکستان کا ایک عظیم تاریخی فیصلہ

(قومی اسمبلی نے مرزائیوں کو کافر قرار دیدیا)

۲۹ - مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس میں سفر کرنے والے نشتر میڈیکل، کالج ملتان کے ایک سو ستّر نہتّے طلباء پر ہزاروں مرزائی غنڈوں نے زبردست جارحانہ حملہ کیا تھا جس سے غالباً اُن کا مقصد اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے مسلمانانِ پاکستان کو مرعوب کرنا تھا - کیونکہ وہ پاکستان میں اپنی مستقل حکومت کے خواب دیکھ رہے تھے لیکن خداوندِ ذوالجلال کے ہاں کچھ اور ہی مقدّر تھا - مرزائیوں کو کیا معلوم تھا کہ ان کا یہی ناپاک حملہ پاکستان میں ان کی آئینی موت کا سبب بن جائے گا اور باوجود دعویٰ اسلام کے قانوناً کافر قرار دیدیئے جائیں گے - مرزائیوں کے اس ظالمانہ اقدام نے پاکستان کے مسلمانوں کو جگا دیا - ختمِ نبوّت کے شیدائی مشتعل ہو گئے، حضور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیّین، حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ختمِ نبوّت پر ایمان رکھنے والا ہر مسلمان حرکت میں آ گیا - مسلمانوں کے ہر طبقہ اور ہر جماعت نے طریقِ کار کے اختلاف کے باوجود سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اپنی ایمانی وفاداری کا ثبوت دیا !

احتجاجی جلسے ہوئے، جلوس نکالے گئے، گرفتاریاں ہوئیں اور دیکھتے دیکھتے سارا پاکستان ختمِ نبوّت کی ایک تحریک بن گیا اور بلا اختلاف متفقہ طور پر حسبِ ذیل مطالبات انتہائی جوش و خروش سے حکومتِ پاکستان کے سامنے پیش کیے گیے - (۱) مرزائیوں کو (قادیانی ہوں یا لاہوری) غیر مسلم اقلیّت قرار دیا جائے (۲) ان کو کلیدی اسامیوں سے ہٹا دیا جائے - (۳) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے - ان مطالبات کے نتیجہ میں حکومتِ پنجاب نے ربوہ کیس کی سماعت کے لیے ایک خُصوصی ٹریبونل قائم کیا - ربوہ سے مرزائی پارٹی کے قریباً پچاسی (۸۵) سرکردہ افراد گرفتار کئے گیے - پولیس نے ربوہ پر چھاپہ مار کر "الفضل" ۲ - جون ۱۹۷۴ء کے دو ہزار پرچے ضبط کر لیے، اور ۱۳ - جون کو وزیرِ اعظم پاکستان ذوالفقار علی صاحب بھٹو نے نشری تقریر میں اپنے اس عقیدہ کا اعلان کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم النّبیّین ہیں اور جو شخص آپ کے بعد کسی شخص کو نبی مانے وہ مسلمان نہیں ہے، اور قوم سے یہ پُرعزم وعدہ کیا کہ مرزائیّت کے اِس نوّے سالہ پُرانے مسئلہ کو ضرور
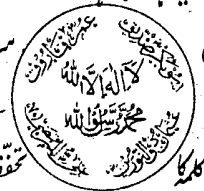
سُنّی مُطالبات کی تحریک

گذشتہ سال پاکستان کے شیعوں نے ماتمی جلوسوں کے آزاد ہونے کے علاوہ سرکاری سکولوں اور تعلیمی اداروں میں شیعہ دینیات نافذ کرنے کی پُرزور تحریک چلائی تھی اور اس سلسلہ میں حکومت کو یہ الٹی میٹم بھی دے دیا تھا کہ :- "اگر ۲۰ ستمبر تک سرکاری مدارس میں جداگانہ شیعہ دینیات نافذ نہ کی گئی تو ۲۱ ستمبر ۱۹۷۳ء کو ملک بھر سے شیعہ عوام راولپنڈی پہنچ کر شدید احتجاج اور مظاہرہ کریں گے اور مظاہرہ کرنے کے نتائج کی ذمّہ داری حکومت پر ہوگی۔ پاکستان شیعہ مطالبات کمیٹی پر نہ ہوگی"۔ چونکہ شیعہ مطالبات سوادِ اعظم اہل سُنّت کے حقوق کے خلاف تھے اور مشترکہ سُنّی وشیعہ دینیات جاری کرنے سے سرکاری سکولوں میں سُنّی شیعہ نزاعات بڑھنے کا خطرہ لاحق ہوسکتا تھا۔ اس لیے حق تعالیٰ کی تائید و توفیق سے "خُدّامِ اہلِ سُنّت" نے سُنّی مطالبات کی عظیم تحریک اُٹھائی اور "سوادِ اعظم کے ملکی و ملّی حقوق کے تحفّظ کے لیے اہم سُنّی مطالبات" حکومت کو پیش کر دیئے گیے اور "سُنّی مُطالبات" کو طبع کراکے ملک میں تقسیم کیا گیا۔

اس سُنّی دستاویز پر پنجاب، سندھ، سرحد، اور بلوچستان کے چاروں صوبوں کے تقریباً ایک ہزار عُلمائے کرام کے دستخط تھے۔ جن میں قومی اسمبلی کے حسب ذیل سات علماء ارکان بھی شامل ہیں :- مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث (اکوڑہ خٹک۔ پشاور) مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا شاہ احمد صاحب نورانی (کراچی) مولانا عبدالحکیم صاحب (راولپنڈی) مولانا صدرالشّہید صاحب (بنّوں) مولانا نعمت اللہ صاحب (کوہاٹ) اور مولانا عبدالحق صاحب (بلوچستان)۔ اِن سُنّی مطالبات پر دیوبندی، اور بریلوی علماء کے علاوہ مسلک اہل حدیث کے علماء کے بھی دستخط تھے اور حسب ذیل جماعتوں کے علماء و زعماء نے بھی اپنے دستخطوں سے ان مطالبات کی تائید کی تھی :- تحریکِ خُدّامِ اہلِ سُنّت۔ تنظیم اہل سنّت !!! پاکستان سُنّی پارٹی۔ مرکزِ محبّینِ صحابہ۔ پاکستان سُنّی کانفرنس۔ جمعیّت علمائے اسلام۔ جمعیّت علمائے پاکستان۔ مجلسِ تحفّظِ ختمِ نبوّت۔ مجلسِ احرارِ اسلام۔ انجمن تحفّظِ حقوقِ اہلِ سُنّت۔ مجلسِ تحفّظِ ناموسِ صحابہؓ۔ مذکورہ سُنّی مطالبات کی دستاویز ۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ تفصیل کے لیے یہ دستاویز قابل مطالعہ ہے، ہم قارئین کے لیے صرف سُنّی مطالبات کا خلاصہ پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

سُنّی مُطالبات کا خُلاصہ

(۱) سوادِ اعظم اہل السُّنّت والجماعت کا یہ اسلامی، اور جمہوری حق ہے کہ نصابِ تعلیم میں صرف اُن کی دینیات نافذ کی جائے اور شیعہ اقلیّتی فرقہ کے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا جائے کہ :"۔ شیعہ دینیات سرکاری تعلیمی اداروں میں نافذ کی جائے"۔ (۲) شیعہ فرقہ کے ماتمی جلوسوں کے لائسنس بالکل منسوخ کر دیئے جائیں کیونکہ یہ سُنّی شیعہ فرقہ وارانہ فسادات کا مبنیٰ ہیں اور شیعہ فرقہ کو اُن کی مذہبی رسوم کی ادائگی کے لیے اُن کی مساجد اور امام باڑوں میں پابند کردیا جائے۔ (۳) ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی اُن نشریات پہ پابندی لگادی جائے جو سوادِ اعظم اہل سُنّت کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والی ہیں اور خلیفہ راشد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ دیگر خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدّیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنّورین اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے محامد و کمالات کو بھی نشر کرنے کا انتظام کیا جائے (۴) اہل سُنّت کے لیے سُنّی اوقاف بورڈ قائم کیا جائے جس کا انتظام بھی سُنّی حُکّام کے ماتحت ہو۔ (۵) کتابُ اللہ، ارشاداتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم، تعاملِ خلفائے راشدین اور اجماعِ اُمّت کے تحت چونکہ مدّعیٔ نبوّت مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کی اُمّتِ مرزائیہ کافر ہے۔ اس لیے پاکستان میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیّت قرار دیا جائے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ط (منجانب سوادِ اعظم اہل السُّنّت والجماعت، پاکستان) الحمدللہ! مرزائیوں کے متعلق سوادِ اعظم کا یہ آخری پانچواں مطالبہ آئینی طور پر منظور ہوچکا ہے۔ جس کی تفصیل گذشتہ اوراق میں درج کردی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانانِ اہل السنّت والجماعت کو اپنے باقی مطالبات میں بھی کامیابی عطا فرمائیں اور خلافت راشدہ کے نظامِ حق کا نمونہ نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیائے اسلام میں قائم ہوجائے۔ آمین! بجاہ النبی الکریم صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

خادمِ اہلِ سُنّت الاحقر مظہر حُسین غُفرلہٗ

خطیب مدنی جامع مسجد چکوال و امیر "تحریکِ خُدّامِ اہلِ سُنّت" صُوبہ پنجاب

سَوادِ اعظم اہلِ سُنّت کے خلاف ایک غیر مُنصفانہ فیصلہ

سرکاری سکولوں میں شیعہ دینیات جاری کرانے کے لیے شیعہ فرقہ نے ۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۴ء سے راولپنڈی میں ایک زبردست ایجی ٹیشن چلانے کی حکومت کو دھمکی دی تھی۔ جس کے خلاف "خُدّامِ اہلِ سُنّت" کی طرف سے ایک پمفلٹ بنام "اہلِ سُنّت کے لیے ایک اور آزمائش" شائع کیا گیا تھا۔ لیکن اسی دوران میں اچانک یہ خبر پڑھی کہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۷۴ء کو لاہور کے ایک اجلاس میں شیعہ دینیات کا مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے اور تعجب یہ کہ اس اجلاس میں کسی سُنّی عالم کو شریک نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف حکومت کے دو مرکزی نمائندے وفاقی وزیرِ تعلیم پیرزادہ اور وفاقی وزیرِ تجارت رفیع رضا اور شیعوں کے ۱۶۔ نمائندے شریک کئے گئے۔ جن میں جسٹس جمیل احمد رضوی، نواب مظفّر علی قزلباش اور مسٹر مظفّر علی شمسی وغیرہ شیعہ زعماء شامل تھے۔ چونکہ یہ فیصلہ بالکل یکطرفہ اور ہر پہلو سے سَوادِ اعظم اہلِ سُنّت کیلئے خطرناک تھا اس لیے "خُدّامِ اہلِ سُنّت" کی طرف سے اس کے خلاف احتجاجی طور پر ایک پمفلٹ بعنوان "ایک غیر منصفانہ فیصلہ" ملک میں تقسیم کر دیا گیا۔ (۲) اس فیصلہ کے خلاف ماہنامہ "الحق" (اکتوبر و نومبر ۱۹۷۴ء) میں ایک مفصّل مضمون جناب مولانا سمیع الحق صاحب مدیر "الحق" کا بھی شائع ہوا۔ جس کو "خُدّامِ اہلِ سنّت" لاہور نے رسالہ کی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ (۳) حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب صدّیقی استاذ مَدرسہ اِسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی (سابق شیخ الحدیث والتّفسیر نَدوۃُ العُلَماء لکھنؤ) نے بھی اس کے خلاف ایک مدلّل مضمون تحریر فرمایا۔

شِیعہ مَذہَب کا کَلِمہ — نویں اور دسویں جماعت کے طَلَبہ کیلئے نیا نصاب مرتّب ہونے سے پہلے حکومت نے شیعہ نصابِ دینیات مصنّفہ ڈاکٹر ذاکر حُسین فاروقی (پی۔ ایچ۔ ڈی) منظور کیا ہے۔ جس کے حصّہ اوّل میں [صلا۲۱] کلمۂ اسلام یہ لکھا ہے:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ ط جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعہ مذہب کا کلمہ ہی باقی تمام مسلم فرقوں سے جُدا ہے۔ اِن حالات میں بھی اگر مسلمانانِ اہلسُنّت نے شیعہ دینیات کے خلاف جدّوجہد کر کے اس غیر منصفانہ فیصلہ کو منسوخ نہ کرایا تو اس غیر اسلامی کلمہ کے اجراء کی ذمّہ داری اُن پر عائد ہو گی۔ کیا سَوادِ اعظم اسلامی کلمہ کی بھی حفاظت نہیں کر سکتے؟ والسّلام

خادمِ اہلِ سُنّت الاحقر مظہر حُسین غفرلہٗ

چار یارِ مصطفٰے اہلِ یقین

حصّۂ نظم

از قلم فیض رقم شیخ المشائخ امامِ اولیائے چشت حضرۃ حاجی امداد اللہ صاحب مُہاجر مکّی قُدّسَ سِرّہٗ

شہسوارانِ جہاں، مردانِ دیں! | چار یارِ مُصطفٰی، اہلِ یقیں!
اَوّلاً بُوبکر رضؓ صِدّیق، اہلِ دیں! | دوسرے عادِل عمر رضؓ والا یقیں
تیسرے عثمان رضؓ با حِلم و حیا! | چوتھے ہیں حضرت علی رضؓ شیرِ خُدا!
اور سب اصحاب رضؓ اُن کے ذِی عُلوم! | ہیں ہدایت کے فلک پر مثلِ نجوم!
صِدق اور عدل و شجاعت اور حیا | ہے انہی چاروں سے دیں کا اِرتقاء
ان سے راضی ہے خُدائے دوسرا | اور خوش ہیں اُن سے حضرت مصطفٰے
تو بھی جان و دل سے اے امداد اب | رہ فِدا اُن پر سَدا ہر روز و شب

جو کوئی بد اعتقاد اُن سے ہوا
ہے وہ مردُودِ جنابِ کِبریا

منقول از خلافتِ راشدہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی (بحوالہ غذائے رُوح ص۱۶۲)